کوئی معنی نہیں

میرے پاس کیا ہے
یہی چند حرف اور کچھ بھی نہیں
لفظ بنتے بگڑتے
اُلجھتے لڑھکتے
زندگی ساتھ لے کر
چلے جا رہے ہیں.

آج کھڑکی کے شیشے سے باہر
بہت نیلے آکاش پر
کوئی بیٹھا نہ تھا
کوئی ہنستا نہ تھا
کوئی روتا نہ تھا
ایک چُپ تھی کہ سارے میں
حیران پھرتی، پتہ پوچھتی تھی
اُسے دیکھ آنے کی ساعت
کے رَستے پہ بیٹھی
بہت مُضطرب تھی.

مُحبت کے سب کھیل بے سود ہیں
کوئی معنی نہیں
حرف بے جان ہیں
اُودے نیلے، سیاہ کالے رنگوں کی بارش
میں بھیگے ہوئے پَل
ریگِ ہستی پہ پھیلی ہوئی ساعتوں میں
کوئی ایک لمحہ بچے اِلتفاتِ نظر
ڈھونڈتے ڈھونڈتے
ختم ہو جاتے ہیں.

رفعت مرتضیٰ

۲۰ فروری ۲۰۱۳ء